کیا رمضان کی مبارک باد دینے سے جنت واجب ہوجاتی ہے؟

ریفرنس نمبر:Pin 5605

تاریخ:07-04-2018

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ آمدِ رمضان کے متعلق یہ روایت بیان کی جارہی ہے کہ جس نے سب سے پہلے کسی کو رمضان کی مبارک باد دی، اس پر جنت واجب ہو جائے گی۔ کیا ایسی کوئی روایت موجود ہے؟ اور کیا اسے شیئر کر سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

ماہِ رمضان المبارک بہت فضائل کا حامل ہے۔ اس کی آمد کی خوشخبری دینا اور فضائل بیان کرنا نہ صرف جائز، بلکہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ چنانچہ مصنف ابن ابی شیبہ اور مسند امام احمد بن حنبل میں حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: واللفظ للاول: ”قال نبي اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یبشر اصحابہ: قد جاء کم رمضان شھر مبارک، افترض علیکم صیامہ، تفتح فیہ ابواب الجنۃ و تغلق فیہ ابواب الجحیم وتغل فیہ الشیاطین، فیہ لیلۃ القدر خیر من الف شھر، من حرم خیرھا فقد حرم“ ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو (ماہِ رمضان کی آمد پر) خوشخبری دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: تحقیق تمہارے پاس مبارک مہینا رمضان آگیا ہے۔ اس کے روزے تم پر فرض کیے گئے ہیں۔ اس مہینے میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے۔ اس ماہِ مبارک میں ایک ایسی رات ہے، جو ہزار مہینوں سے بھی افضل ہے، جو اس میں بھلائی سے محروم رہا، تحقیق وہ محروم ہوگیا۔“ (مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الصیام، جلد2، صفحہ 419، مطبوعہ ملتان)

اس حدیث کے تحت علامہ ابن رجب حنبلی علیہ الرحمۃ (متوفی 795ھ) فرماتے ہیں: ”قال بعض العلماء: ھذا الحدیث اصل في تھنئۃ الناس بعضھم بعضا بشھر رمضان“ ترجمہ: بعض علماء فرماتے ہیں: یہ

حدیث لوگوں کا ایک دوسرے کو رمضان کی مبارک باد دینے پر دلیل ہے۔"

(لطائف المعارف، وظائف شہر رمضان، صفحہ 148، دار الکتب العلمیہ)

لیکن جہاں تک سوال میں مذکور روایت کا تعلق ہے، تو ایسی کوئی روایت نظر سے نہیں گزری، نہ علماء سے سنی، بلکہ ایسی باتیں عموماً من گھڑت ہوا کرتی ہیں اور یاد رہے ! من گھڑت بات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف قصداً منسوب کرنا حرام ہے۔ حدیث مبارک میں اس پر سخت وعید ارشاد فرمائی گئی ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری و مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:"من کذب علی متعمداً فلیتبوا مقعدہ من النار" ترجمہ : جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھا، وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔"

(صحیح البخاری، کتاب العلم، باب اثم من کذب علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، جلد 1، صفحہ 21، مطبوعہ کراچی)

نیز بغیر تحقیق و تصدیق ہر سنی سنائی بات کو آگے پھیلانا بھی نہیں چاہیے کہ حدیث پاک میں ایسے شخص کو جھوٹا فرمایا گیا ہے۔

چنانچہ مسلم شریف کی حدیث میں ہے:"کفی بالمرء کذبا ان یحدث بکل ما سمع" ترجمہ : انسان کے جھوٹا ہونے کو یہی کافی ہے کہ ہر سنی سنائی بات بیان کر دے۔"

(الصحیح لمسلم، باب النھی عن الحدیث بکل ما سمع، جلد 1، صفحہ 9، مطبوعہ کراچی)

لہذا ایسی روایات پر مشتمل میسجز اور پوسٹیں شیئر کرنے سے بچنا بہت ضروری ہے۔

و اللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

20 رجب المرجب 1439ھ 07 اپریل 2018ء

دار الافتاء اہلسنت
المفتی
darulifta@dawateislami.net

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جا سکتی ہے